رجسٹرڈ نمبر ال ۔ ۶۳



M.B.KHAN ARTIST DUGAWAN LUCKNOW

جلد ۹ نمبر ۱۴

مضامین غیر

مورخہ ۱۶ اپریل سنہ ۱۹۲۴ء

قطعہ

گمراہوں کو توفیق دے اللہ تعالےٰ
فیشن پہ مرے بیٹھے ہیں منھ انکا ہو کالا
اس عہد میں آزادی مغرب کی بدولت
افسوس خرافات ہوئی کیسی تہ و بالا
ان جھگڑوں سے بے فکروں سے آشنا کوئی پوچھے
جب بی بیاں ہو جائینگی آزاد وہی جالا
بیباکی سے مردوں ہی میں جل جلکے رہینگی
وہ ہونگے جو دلدادہ تو یہ دل کا قبالا
اور حضرت ابلیس نے بھی کی جو توجہ
پھر کون سبب ہوگا جو روکے گا... لا

زہین فتحپوری از کانپور

کف افسوس

نہ پوچھو ہمدموں جام مے غفلت کی مستی کو
زمانہ ہو گیا ہے میری اس بادہ پرستی کو
نہیں معلوم اخلاق و تمدن کے ہیں کیا معنے
سمجھتے ہیں عروج انتہا جہالت اپنی پستی کو
نہیں ہم جانتے تہذیب کیا شے ہے زمانے میں
مٹاتے ہیں بہائم کی طرح سے اپنی ہستی کو
نظر ڈالی نہ بھولے سے کبھی علمی منازل پر
اجاڑا اپنے ہاتھوں علم کی آباد بستی کو
کبھی جو ذکر آجاتا ہے گر تعلیم طفلاں کا
تو فوراً پیش کر دیتے ہیں عذر تنگدستی کو
کہیں گر موقعہ اسراف بیجا ہو تو حاضر ہیں
مٹانے کے لیے تیار ہیں گھر کی گرہستی کو

مٹ گیا ہے ریاض افسوس سب کے اس گرانی نے
سروں پر ہاتھ رکھے روتے ہیں سابق کی سستی کو

راقم —— ریاض جردلی

سالا

سالا تو خدا نہیں ولیکن بخدا
تو باعث خلق و قاضی الحاجاتی

شیراز کے لاابالی اور شاہ دماغ شاعر نے "ترک شیرازی" کے "خال ہندو" پر سمرقند و بخارا بخش دینے کا ارادہ کیا ہی تھا کہ ایک دہائی مچ گئی اور فقیر سے لے کر بادشاہوں تک میں ہلچل مچ گیا کہ "ہرات" کی طرح سمرقند و بخارا کا تبادلہ بھی ہاتھ سے نکل جائیگا اور یقیناً اگر یہی فیشن کا یہ طریقہ اس وقت کی دنیا کو معلوم ہوتا اور لارڈ نارتھ کلف موجود ہوتے تو خدا معلوم کیا سے کیا ہو جاتا۔

مگر خدا سلامت رکھے ہندوستان کی بے حسی یا گھر پھونک تماشا دیکھنے کے جذبہ کو کہ اس نے حاتم کی قبر پر بھی لات ماردی اور ترک شیرازی کو نہیں، بت ہندی کو نہیں، مس فرنگی کو نہیں اور لمبی ازار پہننے والی اور دشت کا دودھ دوہنے والی بنت عم کو نہیں بلکہ ایک داڑھی مونچھ والے کو ڈنکے کی چوٹ بہ ثبات حواس و ہوش بلا جبر و اکراہ انکے پکارے وہ کچھ دیدیا جو نہ اور کوئی دیسکتا ہے اور سچ تو یہ ہے نہ کسی نے دیا۔

"ساری خدائی ایک طرف جورو کا بھائی ایک طرف"

اندھیر ہے قیامت ہے ایک آدھ گاؤں ہوتا تو خیر آپ کی وراثت سے کہہ دیتے — ایک آدھ شہر ہوتا چلیے یہ بھی سہی کوئی ملک ہوتا مگر ساری خدائی کی بھی پرواہ نہیں۔

"آفریں باد بریں ہمت مردانہ" تو جورو کا بھائی یا سالا اتنی معمولی اور گمنام چیز نہیں بلکہ لفظ سوراج کی طرح ہندوستان کا بچہ بچہ اسکو جانتا ہے۔ مگر آج دور تحقیق و کاوش علمی ہے اسلیے اس عنوان پر قلم اٹھانے والا جھک مار کے مجبور تھا کہ موٹی موٹی کتابوں سے کچھ نہیں تو ناظرین کو مرعوب کرنے کے لیے کھنگال ڈالتے چنانچہ عربی لغتوں میں صحاح جوہری سے لیکر لغات کشوری تک چھان ڈالی مگر اسکی کہیں پچھاڑ ہی نہیں ملی بعض جگہ دبے لفظوں میں تھا۔

هذا ما قاله بعض والعشق يوت يتقولون بعد ذكره جل مقامه وعز شانه ۔ ہم اسکو کچھ نہیں جانتے مگر اہل

تبتہ مس (سالے) کے ذکر کے بعد کہتے ہیں جل مقامہ وعز شانہ نعوذ باللہ

یہاں ناکامی ہوئی تو انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا کا ورق ورق کھٹ کھٹایا اسکے متعلق سنا ہے کہ اسمیں معشوق کے دہن و کمر اور عاشق کے قرار دل بیقرار کا بھی پتہ چل جاتا ہے اور بقول بعض کے نفس میں حیدر چونے والی لکھنؤ کی مشہور چھگانے والی پتنگ کے تفصیلی حالات بھی درج ہیں۔ مگر غیر معمولی جستجو کے بعد اندازہ ہوا کہ یورپ نے اس چھپر کو چوم کر چھوڑ ہی دینا مناسب سمجھا۔ ناچار اپنے ہی یہاں ادھر ادھر نظر دوڑائی اور کشوہ برزن بیگ پہونچے جہاں کے مولانا شرر نے مشرقی تمدن پر بہت کچھ لکھا ہے اور بہت کچھ جانتے ہیں اور یہ بھی خاص مشرقی بلکہ سودیشی چیز مگر ابھی سوال پورا بھی نہیں ہوا تھا کہ جواب ملا "آپ تو زلچ کرتے ہیں مجھ کو فرصت نہیں حکیم سراج الحق صاحب سے جاکر پوچھیے"۔

ہر طرف سے مایوسی ہوئی تو باوجودیکہ مولوی احمد رضا خاں کی تکفیر کا خوف تھا مگر یہ خیال کرکے کہ علم سالیکا کوئی نیا فن ہے اور مولوی عبدالماجد صاحب بی اے اسکے بڑے ماہر ہیں لاؤ انکی کتاب فلسفہ جذبات و احتجاج دیکھو شاید کچھ پتہ چل جائے مگر یقین کیجیے کہ قطعاً ناکام رہا۔ خود حضرت مصنف کی خدمت میں استفادہ کے لیے حاضر ہوا تو یہ سنکر افسوس ہوا کہ "ایک عزیز خاص سے ملنے باندہ گئے ہیں"۔

آخر اپنی قوت بازو یا قوت دماغ پر بھروسہ کرنا پڑا۔ اب ناظرین ہیں اور میری ذاتی تحقیقات خوش قسمتی یا بدقسمتی سے اس صنف مقدس و دلکش کے

صرف لگ بھی اور عزت و فروتنی سے ادا کرتا ہے مگر فضل خدا سے دائرہ تنگ نہیں اور نہایت خوشی سے ہر وقت اسکے امکانی توسیع کے لیے تیار ہوں۔

مسلسل غور کرنے سے یہ حقیقت بے نقاب ہو جاتی ہے کہ یہ دولت عظیم اور یہ فرقہ بزرگ اپنی تمام خصوصیتوں دلچسپیوں اور تفریحی سرگرمیوں کے ساتھ اس خاک پاک ہند ہی کے لیے مخصوص ہے۔ قدیم یونانی عبرانی اور سریانی زبانوں میں "سالے" کے لیے کوئی مخصوص لفظ نہیں ملتا موجودہ یورپین زبانوں میں بھی جہاں تک تحقیق ہوئی یہی حال ہے انگریزوں کی بدمزاقی تو اسی سے ظاہر ہے کہ بیچارہ ان لا ( ) کی دو دھاری تلوار سے اپنے کو بھی زخمی کر لیتے ہیں اور سچ یہ ہے کہ جس ملک کا اصول معاشرت "جیسے میرا بھائی گھر بھر جائی" کو خندہ جبینی کے ساتھ قبول کرتا ہو اسکو کسی مخصوص "سالے" کی ضرورت بھی نہیں۔ سنا تھا عرب عاشقوں کا گھر اور دل باختہ لوگوں کی بستی ہے اور بقول مولوی علی حسن زندہ مرحوم کے "سیلی ہر بڑے بڑے ...یوں کا مقابلہ کر لیا مگر عرب کے عاشق کے آگے ہم بھی چپ بول گئے" مگر عربوں سے بھی دل ہٹ گیا کہ سالے کے ایسے اہم اور ضروری جزو کے لیے انکے یہاں کوئی لفظ نہیں ملتا مگر اٹھانا گیا صرف لفظ اخ (الزوج) پر تفصیلی اکتفا کر گئی مگر اردو زبان میں گو کہ یہ ایک چو حرفی لفظ ہے مگر خدا معلوم اپنے اندر کس قدر خصائص حسنات برکات اور ... کے ذخائر ... رکھتا ہے کہ شاید اردو زبان کے کسی لفظ کو اتنی وسعت نصیب نہیں ہوئی ہوگی اور یقیناً طالب علم کی لنگی کی طرح خود "سالا" اسقدر گوناگون اور مختلف الخلائق ضروریات کا کفیل ہے کہ قادر علی الاطلاق کے بعد اگر دنیا میں کسی کے بے پناہ جلوے اسکی قدرت کے کرشمے انسان کو اپنی زندگی کے ہر ہر لمحہ میں نظر آتے ہیں تو وہ "سالا" ہی ہے اور سچ تو یہ ہے کہ اس شخص کو ایک سکنڈ کے لیے دنیا میں رہنے کا حق نہیں جو اس مقدس گروہ سے نیاز نہیں رکھتا یا لطف اندوز نہیں یا انکے اثرات و اقتدارات کا طمانہ منکر ہے اور محسن کش اور کفران نعمت کی اس سے زیادہ اور کیا ... مثال ہوگی کہ کوئی کور بخت ایسے عنایت فرما کرم گستر کے اقتدارات سے سرتابی کرے یا ان مقاصد اہم کی تکمیل میں کوتاہی کرے جو صرف اسی جماعت سے وابستہ ہیں اور جسکے حصول کے لیے صرف یہی جماعت پیدا کی گئی ہے۔

ذرا غور تو فرمائیے کہ حصول مقصد کے تکمیل



استرولو کی بارش اور استبداد کی چھتری
بے شکوے کا ڈر نہیں

جبکہ ہنوز شیخ چلیانہ منصوبہ بازیاں نشوونما کر رہی ہوتی ہیں یہی سالا تمام ولولوں اور آرزوؤں کا ٹھیکہ دار بنی ہوتا ہے اور جب قسمت کی خوبی سے بات پکی ہو جاتی ہے تو یہی سالا حسن زیر نقاب کا نمونہ یا اگی اور مشرقی پردہ نشین کا سپیل یا اشتہار ہوتا ہے اس صورت میں صاحب کے اردلی، شاہ ستمگر کے دربان اور الیکشن کے زمانہ میں ووٹروں کی اتنی تلوم اور چھیڑ کیا جاتی ہوگی جتنا انکے بھائی ہونے کی وجہ سے انکی ہوتی ہے، سیر و تفریح انکے بغیر سونی۔ چھتری کی رونق انہی سے ہے دم تو یہ ان ہی کے لیے ہوا، اور تحائف کے سب سے زیادہ صحیح حقدار یہ اور صرف یہ ہوتے ہیں اور اچھی طرح روشن تھا دل کہ بعض لوگ تو ایسے جلد باز ہوتے ہیں کہ ان سے وہ خدمات لیے جاتے جو دلچسپ کا ہیرو ایک پیرزوت سے لیا کرتا تھا اور اب جبکہ یہ سلسلہ تعصول بڑھ گیا ہے یہی قاصد نامہ بر بن کر تو بڑے اہم کردار انجام دیتے ... اور پورا عمل کرتے ہیں۔ اس زمانہ میں بعض لوگ تو خود ان خدمات مقدسہ کو انہی سے ترتیب کر لیتے ہیں کہ نکاح کے بعد ... کے گن بیچارے رہتے ہیں اور بعض بعینہ اسیطرح جس طرح ہمارے اڈیٹر جانیں نے ایک ذلیل اور ... قسط اصلاحات کو اس لیے ہاتھوں ہاتھ لیا کہ اسی کے ذریعہ سے بام سوراج تک رسائی ہوگی "سالا" خواہ کیسا ہی بالکل احمق اور قصور معاف ... ہو مگر انکو یہ سمجھایا جاتا ہے کہ یہ پہلی قسط ہے اور پھر وقت کی پابندی ہوتی ہے کہ حصول مقصد کے بعد عقلمندی تو یہ ہے کہ وسائل پر لات ماردی جائے مگر ہم نے بڑے بڑے فلسفی اور تصوف مآب بزرگوں کو دیکھا ہے کہ کسی باعصمت دخت کی وجہ سے دو دھاری گاے کی لاتوں کی طرح انکے ... غمزہ و ادا کے بے ہنگام کو برداشت کرتے رہتے ہیں اور بلاوجہ اس وقت بھی انکی اتنی ناز برداریاں ہوتی ہیں کہ کیا ممبران سرکاری بجٹ کے پاس کرنے کے لیے سوراجی ممبروں کی کرتے۔

ہمارے ایک دوست نے جو بلا مبالغہ "سالا" ہیں کیا خوب بات کہی کہ حضرت آپ سالے کو کیا جانیں یہ لوگ تو در حقیقت تخلیق عالم کے سبب ہیں اگر یہ نہ ہوتے تو نہ ہم آپ ہوتے نہ ہمارے آباواجداد، بات تو صرف اتنی سی تھی کہ توالد و تناسل انسانی انہی کی اعانت و عنایت پر منحصر ہے اور اگر آج یہ بھی اگرل انجیلیاں ... کر دیں تو قیامت سے پہلے

ضرورت ایک ہی باعث فخر و سعادت ہے مگر فضل خدا
یہ دائرہ تنگ نہیں اور نہایت خوشی سے ہر وقت اسکے
امکانی توسیع کے لیے تیار ہوں۔

مسلسل غور کرنے سے یہ حقیقت بے نقاب ہو جاتی
ہے کہ یہ دولت عظیم اور یہ فرقہ بزرگ اپنی تمام
خصوصیتوں دلچسپیوں اور تفریحی مرکزیتوں کے ساتھ
اس خاک پاک ہندہی کے لیے مخصوص ہے۔ قدیم
یونانی عبرانی اور سریانی زبانوں میں "سالے" کے
لیے کوئی مخصوص لفظ نہیں ملتا موجودہ یورپین زبانوں میں
بھی جہاں تک تحقیق ہوئی یہی حال ہے انگریزوں کی
بدمزاقی تو اسی سے ظاہر ہے کہ بیچارے ان لا
( ) کی دودھاری تلوار
سے اپنے کو بھی زخمی کر لیتے ہیں اور سچ یہ ہے
کہ جس ملک کا اصول معاشرت "جیسے میرا
بھائی گھر گھر بھوجائی" کو خندہ جبینی کے ساتھ
قبول کرتا ہو اسکو کسی مخصوص "سالے" کی ضرورت
بھی نہیں۔ سنا تھا عرب عاشقوں کا گھر
اور دل باختہ لوگوں کی بستی ہے اور بقول
مولوی علی حسن زندہ مرحوم کے "میاں بڑے
بڑے زنانیوں کا مقابلہ کر لیا مگر عرب کے
عاشق کے آگے ہم بھی چپ بول گئے"
مگر عربوں سے بھی دل ہٹ گیا کہ سوسائٹی
کے ایسے اہم اور ضروری جزو کے لیے انکے
یہاں کوئی لفظ تک نہیں لطف اٹھاتا کجا
صرف لفظ اخ (لازم) پر تحصیل اکتفا کی گئی
مگر اردو زبان میں گو کہ یہ ایک چوحرفی لفظ ہے مگر خدا
معلوم اپنے اندر اسقدر خصائص، حسنات، برکات
اور ستم زادات کے ذخائر بیش بہا رکھتا ہے کہ شاید اردو زبان
کے کسی لفظ کو اتنی وسعت نصیب نہیں ہوئی ہوگی اور
یقیناً طالب علم کی لنگی کی طرح خود "سالا" اسقدر گوناگون
اور مختلف الخلائق ضروریات کا کفیل ہے کہ قادر
علی الاطلاق کے بعد اگر دنیا میں کسی کے پیچھے یہ
جلوے اسکے قدرت کے کرشمے انسان کو اپنی
زندگی کے ہر ہر لمحہ میں نظر آتے ہیں تو وہ "سالا" ہی
ہے اور سچ تو یہ ہے کہ اُس شخص کو ایک سکنڈ کے لیے

دنیا میں رہنے کا حق نہیں جو اس مقدس گروہ
سے نیاز نہیں رکھتا یا لطف اندوز نہیں یا اسکے
اثرات و اقتدارات کا علانیہ منکر ہے اور محسن کشی
اور کفران نعمت کی اس سے زیادہ اور کیا اچھی
مثال ہوگی کہ کوئی کور بخت ایسے عنایت فرما
کرم گستر کے اقتدارات سے سرتابی کرے یا ان
مقاصد اہم کی تکمیل میں کوتاہی کرے جو خاص
اسی جماعت سے وابستہ ہیں اور جنکے حصول کے
لیے صرف یہی جماعت پیدا کی گئی ہے۔

ذرا غور تو فرمائیے کہ حصول مقصد کے قبل



استرولوی کی بارش اور استبداد کی چھتری
ٹپکورے کا ڈر نہیں

جبکہ ہنوز طبع چلبلانہ منصرم بازیابی نوازیاں
کر رہی ہوتی ہیں یہی سالا تمام ولولوں اور
آرزوؤں کا ملجا و ماویٰ ہوتا ہے اور جب قسمت
کی خوبی سے بات پکی ہو جاتی ہے تو یہی سالا
حسن زیر نقاب کا نمونہ یا بانگی اور عشق پرداز تخیل
کا سمپل یا اشتہار ہوتا ہے اس صورت میں
صاحب کے اردلی، شاہ سکندر کے دربان اور
الیکشن کے زمانہ میں ووٹروں کی اتنی توجہ
اور چھیڑ کیا جاتی ہوگی جتنا انکے بھائی ہونے
کی وجہ سے انکی ہوتی ہے، سیر و تفریح انکے

بغیر سونی، تھیٹر کی رونق ان ہی کے دم سے تھی
ان ہی کے لیے ہوا یا اور تحائف کے سب سے زیادہ
صحیح حقدار یہ اور صرف یہ ہوتے ہیں اور اچھی طرح
روشن تھا زمل کہ بعض لوگ تو ایسے جلد باز ہوتے
ہیں کہ ان سے وہ خدمات لیے جاتے جو دلچسپ
کا ہیرو ایک پیر زوت سے لیا کرتا تھا اور اب
جبکہ یہ سلسلہ تعلق بڑھ گیا ہے یہی قاصد و نامہ بر
بن کر تو ہر ایک عرض کرو ان آمد و رفت پیرا پورا عمل
کرتے ہیں۔ اس زمانہ میں بعض لوگ تو خود ان
ذوات مقدسہ کو اتنا اپنے سے قریب کر لیتے ہیں کہ
نکاح کے بعد ہی اللہ کی دولت سے
محض بیچارے رہتے ہیں اور بعض بعینہ اسی طرح
جس طرح ہمارے المدینہ جائیوں نے ایک
ذلیل اور بیکار قسط اصلاحات کو ہی اپنے
ہاتھوں ہاتھ لیا کہ اسی کے ذریعہ سے بام
سوراج تک رسائی ہوگی سالا خواہ کیسا ہی
بوکھل احمق اور قصور معاف...... ہو مگر اگر نمبر
سمجھا جاتا ہے کہ یہ پہلی قسط ہے اور پھر
وضع کی بنیاد یہ ہوتی ہے کہ حصول مقصد
کے بعد عقلمندی تو یہ ہے کہ وسائل پر لات
ماردی جائے مگر ہم نے بڑے بڑے فلسفی
اور تصوف آب بزرگوں کو دیکھا ہے کہ کسی
باعصمت وعفت کی وجہ سے وہ دودھاری
گائے کی لاتوں کی طرح انکے موٹر غمزہ اور بانکے
بے ہنگام کو برداشت کرتے رہتے ہیں اور
بلا وجہ اس وقت بھی انکی اتنی ناز برداریاں ہوتی
ہیں کہ کیا ممبران سرکاری بجٹ کے پاس کرانے
کے لیے سوراجی ممبروں کی کرینگے۔

ہمارے ایک دوست نے جو بلا مبالغہ "سالا" ہیں
کیا خوب بات کہی کہ حضرت آپ سالے کو کیا جانیں
یہ لوگ تو درحقیقت تخلیق عالم کے سبب ہیں اگر یہ نہ ہوتے
تو نہ ہم آپ ہوتے نہ ہمارے آبا و اجداد یہ بات
تو خدا لگتی کہی واقعا تو الدو تناسل انسانی انہی
کی اعانت وعنایت پر منحصر ہے اور اگر آج یہ بھی
اگر اپنی بہنیں ہم بند کر دیں تو قیامت سے پہلے

دُنیا کا خاتمہ ہو جائے۔ آدم علیہ السلام کو چھوڑکر جنکو سالانہ نہ رکھنے کی وجہ سے جنت بے لطف معلوم ہوئی اور آخر میں وہاں سے ترک سکونت کر کے دنیا میں چلے آئے کون شخص ہے جو انکا ماحب بنیں و مشکورتی صفات "اشخاص کا ذکر نہیں اور بعض لوگ تو یہ کہتے بھی نہیں چوکتے کہ ملائک اپنی تمام نورانیتوں اور تقدسیوں کے باوجود انسان سے اسیوجہ سے نہ بڑھ سکے کہ سالانہ نہ رکھتے تھے۔

(باقی پھر کبھی اجازت سے)

"بادل خاں"

مولانا پنچ کا پوسٹ بیگ

(۱)

اجی حضرت پہلے سلام قبول کیجیے۔ اسکے بعد پیام سُنیے۔ ہمارے شبیر حسین صاحب قدوائی بھی آج ثابت ہوا کہ بہت ذہیم ہیں آپ کو واللہ کیا پرنس عبدالمجید کا تصفیہ و تعین خلافت اگر یہی اختیار ہوتا تو ان غریب کو تخت پر بٹھا بیٹھی کیوں کرائی جاتی۔ ایک بیکس سے یہ فرمائش عجیب ہے کہ خلافت کا فیصلہ جلدی ہونا چاہیے۔ اسلامی کانگریس کا انتظار فضول ہے وہاں سوائے غور خوشیتو کے اور کچھ توقع نہیں۔ ترکوں نے اپنے کرتوت سے ہمیں مجبور کردیا کہ شاہ حجاز کو ہارے کہا نگے خلیفہ مان لیں۔ جانے کوئی کے۔ پانڈے جی پچھتا ئینگے پھر دہی چنے کی کھائینگے۔ ملمار کستیاں تیری آس۔ شریف اور انکے صاحبزادوں کی مخالفت مجھ سے زیادہ کسی نے نہ کی ہوگی مگر اب تو انگورہ کی جمعیتہ علمیہ نے مجبور کردیا ہر پھر کے شاہ حسین کو خلیفہ بنانا پڑا اجی وہ بدکار ہاشمی سنی خادم الحرمین (تا نقل کفر) تو ہے۔

کیجیے پیام آپ نے سُنا یا نہیں ان حضرات کے کا دن خلافت گتیہ دھڑکا ہوتی جاتی ہے۔ لڑکے جھلی چھلیا کھیلنے میں ڈھائی بناتے ہیں جسنے ڈھائی بھوئی وہی بادشاہ۔ اب خلافت مقدسہ بھی ایک کھیل ہے ہمارے شبیر حسین صاحب کو ڈھائی بنا چاہیے جو کوئی انھیں چھو جائے وہی خلیفہ۔ کبھی یہ بڑھا عرب ہاشمی طاغی غدار مفسد کے لقب سے ملقب تھا آج وہی زبان ہے جو اسکو امیرالمومنین ماننے اور کہنے پر آمادہ ہے تاکہ جاہلیت کی موت نہ مرے۔ بعض جرائد اعلان کرتے ہیں کہ ہشیار باش! غدار شریف کے جاسوس ہندوستان میں آئے ہوے ہیں اور حضرت قدر قدرت محبوب القلوب امیر الحشیر کی جانب سے لوگوں کی تالیف قلب کرتے پھرتے ہیں۔ سارے بھی اگر یہی بات ہے تو دال پلاؤ کا ہاتھ ہم بھی اسکو امیرالمومنین مانے لیتے ہیں کیا سنتے کہ پلاؤ چھوڑنا ہرگز عقلمندی نہیں نصب امام واجب ہے بُرا ہو یا بھلا امام تو ہے۔ یارو اس قحط الخلفا کے زمانہ میں ہنی کا خلیفہ بھی غنیمت ہے۔ اے اخبار والو خدا کے لیے اس جاسوس کو ڈھونڈو دیکھو کہیں فرنگی محل میں تو نہیں ہے؟ اگر ملے تو ہمیں بھی پتا بتا دو۔

واقف

قلاسفر

(۲)

یا مولانا البنچ۔ بندگی بندی و سلام عربی کے بعد ملتمس ہوں کہ ہم غریب شیعوں کی کانفرنس اب کی گلابو ستابو کی طرح چھپے کے پیر تلے کھیل بنی ہوتی بارے خدا نے بعض مولویوں کے دل میں نرمی دی کہ چھوٹا موٹا مگر لقابت و لغیت ہتر جلسہ فیض آباد میں ہوگیا۔ مخالفین کی طرف سے خوب خوب جوڑ پھر کے کئی قل اعوذ یے داڑھی جھٹکارتے گھر گھر پھرے کہ کسی طرح جلسہ نہونے پائے۔ فلاں مولانا کا حکم ہے کہ کانفرنس کا یہ چھاواں جس کسی پر پڑ جائے گا سیدھا جہنم میں جائے گا۔ مولانا فلان اللہ کی سرکار کے مختار بھی ہیں اور مالک داروغہ جہنم کے رشتہ دار بھی۔ بخیلوں نے جو یہ خبر سُنی تو دو رکعت نماز بہم پڑھ ڈالی (یا بانی فرخ نمو) اے اللہ چندے کے پھندے سے چھوٹے خیر شکر ہے۔ کاہلوں نے کروٹ لے کے منھ پر چادر کھینچی کہ تھوڑی دیر اور سو رہو کیا جائے گا۔ ضعفائے ایمان نے بغلیں جھانکیں اور بالعکس بجروس میں محفلہائے میلاد کی بنا ڈالی کہ لوگ کانفرنس کی طرف متوجہ نہوں۔ پھر بھی باہر کے

کافی جمعیت ہو گئی۔ تقریباً ہر صوبے کے اہل الرائے جمع ہو گئے۔ دھوم دھام سے جلسہ ہوا۔ جناب صدر یعنی شمس العلما مولانا السید ابن حسن صاحب مدظلہ نے اپنے خطبۂ صدارت میں اعلان فرمایا کہ کانفرنس میں تا حال کوئی خلاف شرع امر نہیں ہوا۔ مگر ہی عدم احترام علما کی شکایت ندوہ کانفرنس سے زیادہ بعض علما سے کرنی چاہیے جنھوں نے نکتہ و نشتر آرائیں کیں کئی علمائے دین کی مذمت کی اور انکے احباب نے شہد پر بیٹھا کر کے داد عنایت فرمائی۔ یہ سنت جاری ہو گئی۔ عوام عدم احترام علما کے بارے میں انھیں خوف ہے۔ مقلدین شکایت بیجا ہے۔ جناب اعلم العلما مولانا پنچ اس مسئلے میں کیا مختار ہے۔ کہ مصلی و نماز پڑھنے والے کے کان میں زور سے چیخ کے قرآن کی آیت اگر بایں نیت پڑھی جائے کہ وہ نماز نہ پڑھنے پائے یا کوئی بھلا مانس اس غرض سے چلا چلا کے قرآن پڑھے کہ واعظ کی وعظ کی آواز سنی نہ جائے تو روز مقدس پر عاشق دکھایا جائے گا یا نہیں بینوا و توجروا۔ کیونکہ فیض آباد میں یہی چال چلی گئی تھی۔

راقم رہی بڑا نادل علمائے شیعہ

جواب مسئلہ کچھ ایسے ہی افعال خوارج کے بھی سُنے جاتے ہیں۔ یہاں بقول مترجم صاحب فتنہ عشق جلتی ہے لہٰذا جناب علامہ پنچ کی صفحہ گردانی کی مستفتی کو ہدایت کرتے ہیں واللہ اعلم۔

خادم العلما پنچ

---

(۳)

مولانا اودھ پنچ۔ تسلیم۔ کبھی آپ تو واللہ بڑی بڑی سچی سب سے بوت یہ سبھی موٹر موٹر سے بھی تیز ایک ہی ہے۔ سنگوں لاکھ کہیں کہ موٹر کے ٹائر میں ہوا تھی بلکہ شعلوں کی آنچوں کا دھواں تھا کہ بم کی طرح پھٹا اور حاکم صاحب نالہ میں سرنگوں جا پڑے مگر ہم تو آپ کے کارٹون کی پیشگوئی کا اثر ہی خیال کریں گے آئندہ دراز دراز ایسے کارٹون ذرا احتیاط سے نکالیے۔ ورنہ ناحق میں انصاف کا دور دورہ ہے تو رنگ ساتھ جیب جسٹس کا

عہدے آپ کے خلاف شہادت بنانے کی بھی زحمت نہ اٹھانی پڑے گی۔ کاغذ پر ہی سہی مگر آپ تو قلا بازی کھلا رہے ہیں اور یہ ڈاکٹری پرزن آپ کے خلاف انصاف کو حرکت میں لانے کے لیے کافی ہے جس طرح منتظم ناہر کی وجہ سے ریاست کی انتظام کی رفتار سست ہوئی نظر آتی ہے اگر آپ نے کبھی وائسرائے بہادر کو بھی ازراہ ظرافت گرویا تو یاد رکھیے انصاف میں بے تکی ہو جائے گی۔

مرسلہ مکافات عالم

پنچ۔ یہاں کوئی شخص خاص مرکوز فی الذہن نہ تھا یہ سب آپ کی ذکاوت حس کا قصور ہے۔ پنجاب کے نزدیک سقوط بھی اشتعالی تھا نہ جسمانی۔ قلا بازی کھانا سکھوں پر اثر ان ہونے میں جلد بازی کا نتیجہ تھا التانی من الرحمن و العجیل من الشیطان۔ موٹر کار بھی جلد بازی کا آلہ ہے اسکی یہ ناقابل معافی حرکت قابل سزا رہا ہمارے وائسرائے صاحب کا سقوط تو وہ ممکن نہیں اسلیے کہ آپ انصاف میں جلدی نہیں کرتے جلیے اور کاموں میں جلدی کرتے ہوں ؂

سمجھ لیتے ہیں مطلب نیچے رز پرنا صح
اثر رکھتی ہے آتش کی غزل مجذوب کی بڑ

---

(۴)

داڑھی اور حکومت

مولانا پنچ۔ تسلیم۔ حضرت شاہ دیش کو جبرستان کا لقب آپ نے بایں الفاظ عنایت کیا تھا۔ تب یہ جوش کا ذکر مجھے نہ اسکی علت معلوم تھی نہ لارڈ کرزن کی داڑھی مونچھ کا صفایا ہونے کی جیسی حیران تھا کہ چند بالوں کا وزن ہی کیا ہے جو وہ لوگ ہاتھ دھو کے پیچھے پڑ گئے ہیں اسی اثنا میں ایک انگریزی صحت کی تصنیف کردہ داستان بعض جرائد نے نقل کی ہے داستان کا جز ایک نامعقول دشمن استبداد تھا جسنے پیش اصل کر دکھائی کہ جسکی گودی میں شمس الدین کی داڑھی محسوس ہوئی وہ ایک صاحب عزم بادشاہ کی داڑھی کی گھنڈی میں گھس گیا اور وہ ناک میں دم کیا کہ بیچارے کو بیک بینی و دو گوش شہر سے نکلنا پڑا۔ غریب نے لاکھوں جتن کیے مچھر نا بہ کار دھونی دی پردے دار مسہری خوابی لحاف شانہ کش طب کیے مگر داڑھی کی خبر نہ تھی ۔ ۔ ۔ شہر میں اسکا نقل مرہ مچھر صاحب داڑھی میں ۔ ۔ ۔



"تم بجھائے جاؤ گے اور ہم جلائے جائینگے"

سوراجی "میں دم کی طرف سے فتیلہ کھینچے لیتا ہوں"

حکومت "تو میرے پاس بھی مشعل ہے"

پیچ پیتے رہے اور ادھر بادشاہ کی آنکھ لگی ادھر مچھر صاحب کا ڈنک چلا۔ آخر یہی بولنی پڑی۔ نمرود شکا کی بابل کا جابر بادشاہ جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا مچھر کی بدولت نذر اجل ہوا۔ مچھر صاحب داڑھی کے اندر تھے اور خفیہ پولیس کی طرح راہ نکال کے دماغ کی خبر لائے لہٰذا معلوم ہوا کہ استبداد کا سب سے بڑا دشمن مچھر ہے خصوصاً جبکہ داڑھی بھی جاورن پر اور اسی سے ذہن کا انتقال لارڈ کرزن صاحب کی سنت زرنیخ خاصیت کی جانب ہوتا ہے یعنے اگر استبداد کا تباہ مقصود ہے تو داڑھی مونچھوں کا صفایا لازمی ہے ورنہ ایک ایک پشہ آزادی ہیں بجاتا پھرے گا۔ تمام داڑھی سے مونچھ اور مونچھ سے منخرین کا جائزہ لینا شروع کردے گا۔ لکھنؤ کے ایک کوک بانکے صاحب نے مکھی بیٹھنے کا اڈا دماک، اڑا دیا تھا کہ نہ اڈا ہوگا نہ کبھی بیٹھے گی۔ لا صاحب نے مچھر کا بھر بھر جلا دیا کہ نہ مچھر ہوگا نہ بغاوت انڈے بچے دے گی۔

پشہ چو پرشد بزند پیل را
با ہمہ تندی و صلابت کہ اوست

سلطان عبدالمجید اطال اللہ بقیہ جب تخت خلافت پر متمکن ہوئے تو محاسن شریف سے ارے آپ سے محبت تھی مگر خدا بھلا کرے مسلمانوں کا جنھوں نے تقاضائے الحاح داڑھی رکھوائی داڑھی کیا رکھوائی بغاوت و فساد کے مچھروں کا گھونسلا تیار کرایا۔ اب سوئٹزرلینڈ سے اپیل پر اپیل شائع فرما رہے ہیں۔ مچھروں نے خاندان عمر کو پرستان خاطر کرکے نکالا۔ شاہ کجکلاہ ایران کی داڑھی اگر شخ زادہ اپنی پیرس سے نوچ نہ ڈالی ہوتی تو انکے خاندان سے بھی سلطنت نکل جاتی اور بغاوت کا طیر پادر زدہ بچا رہا سارے خاندان کو توڑ لیتا۔ جمہوریت جھنسکی ہوا یورپ سے چلی ہے اور اسی ہوا کا خاصہ ہے کہ داڑھی رہے یا نہ رہے۔ دونوں کا اجتماع آگ پانی۔ آدمی

اور خس کی طرح مشکل ہے۔ فیصل اور انکے آبا جان بھی داڑھی والے ہیں ہمیں ہرگز امید نہیں ہے کہ وہ مالک ریش سوزی استبداد کی ہوا جنکے کانوں میں بھری ہے ان دونوں کی داڑھی قائم رہنے دینگے۔ فسادی مچھر داڑھیاں ڈھونڈ رہے ہیں۔ "الرحیل" کا نغمہ مدہم سُروں میں گایا جارہا ہے۔ اور سُنتے ہیں کہ نمرود شکا کی کاتہ خانہ بھی ماہرین آثار قدیمہ کے جلتوں تباہ شدہ بابل کے کھنڈروں میں کھودا جاچکا جسمیں ایک دیک انچ کا مچھر بقول بعض آجتک موجود ہے کیا ذوی اللحی الطویلۃ۔ قوا انفسکم واھلیکم من شرّ البعوض۔

ہم اپنے شہر کے ریش درازوں سے بھی ملتمس ہیں کہ زیادہ داڑھیاں تلاش نہ فرمائیں۔ جمہوریت کے مچھر ہر جگہ پھیل چکے ہیں۔ والسلام

راقم ریشا ریل لکھو مسٹر

فلا سفر

چڑیمار ٹولہ بھانت بھانت کا جانور بولا

مصطفےٰ کمال: "اس خلافت نے ہمیشہ فتنہ اٹھایا اب اسے بالکل زندہ درگور۔"

عصمت پاشا: "دنیا ہماری قوت کے دبدبہ ہمارے ساتھ ہے اب کسی کی پرواہ نہیں۔"

خلیفہ: "معزول ہوا مگر کبھی معزول نہ ہوگا۔"

شریف مکہ: "آپ نہ گھبرائیں اب عرب کا اونٹ اس بوجھ کو اٹھائے لیتا ہے"

وزیر جدہ کے صاحبزادہ: "مولانا شریف کی خلافت منظور کر لیجیے۔"

پیر مرشد: "میں عرب کو مبارکباد دیتا ہوں جامع شرائط خلیفہ کے انتخاب پر۔ دل سے آپ کے ساتھ ہوں۔ اور علاوہ اس گروہ کے ساتھ جو تحریکوں میں خلافت برقرار رکھنا چاہتا ہے۔"

مدیر: "یہ ترجمہ غلط ہے۔ اور مولانا کے منشا کے خلاف ہے بلکہ بلا انکی مرضی اور اجازت کے شائع کیا گیا ہے"

منیجر ہمدم: "یہ تار جناب مولانا صاحب کی مرضی اور اجازت سے انکے روبرو اخبار میں درج کرنے کی غرض سے نقل کیا گیا تھا۔"

خلافت کمیٹی: "ستم ہوگیا میری تحریک مرگئی۔"

کانگرس: "سوراج اور جزیرۃ العرب کا مطالبہ تو موجود ہے۔"

امن سبھا: "اب یہ سب باتیں خواب ہیں انھیں بھول جاؤ۔"

گورنمنٹ اور اُسکے چیلے: "وہ مارا برطانی اثر ترکی میں بڑھ گیا۔"

تارکین موالات: "ارے باپ رے ہم تو مرگئے"

خدام کعبہ: "میں بیماری سے اچھا ہوا تو سب کام بنا دوں گا"

گاندھی جی: "چرخا چلائے جاؤ خلافت اور سوراج سب اسی میں ہے"

راقم جڑی مار

غزل

بتانِ ماہوش بے فائدہ خنجر لگاتے ہیں
جو یہی میٹھی باتوں ہی سے نشتر لگاتے ہیں
مری مردہ تمنائیں لپٹ جاتی ہیں قدموں سے
کبھی تربت پہ بھولے سے جو وہ ٹھوکر لگاتے ہیں
مگر حضرت سلامت کو ہوا نئے بال کا دھوکا
یہ کیوں بے طرح تربت پہ میری ٹھوکر لگاتے ہیں
مسلم ہے نہیں رکھتے لگاوٹ غیر سے اُنکے
خطوں پر میرے وہ بے فائدہ سنسر لگاتے ہیں
دھڑک محسوس ہوتی ہے میاں لوچکا پیچ پر
چپت جب مصطفےٰ یونان کے سر پر لگاتے ہیں
علمبردار الفت انکے کوچے سے جو جاتے ہیں
بجرو کے سے سروں پر انکے وہ پتھر لگاتے ہیں
بتانِ ہند میں بھی آگیا انداز ایرانی
کٹاری اور گڑانسے کی جگہ خنجر لگاتے ہیں
جو عرض حال کرنیکی کبھی کرتا ہوں میں جرات
زبان ہندی کی وہ فوراً وہ خنجر لگاتے ہیں

میاں ذرا تسبیح سے پوچھو کہ کیوں مرتی کو آ کر
ہمکو کوسے جاناں جوک کا پکڑ لگاتے ہیں
غلام حسنین امید پھلواری

گہے بر طارم اعلیٰ نشینم
گہے بر پشت پائے خود نہ بینم

بھیا پنچ بہادر

تسلیم و تسلیم تو بیکار چیز ہے۔ صرف ڈاڑھوں صاحب کی روح مقدس کی قسم اب میں بابائے اماں بن گئی اور بجائے سرحدناں سرحد بیگم کہلانے کی مستحق ہو گئی ہوں۔ بیگم اپریل ہے اگر لفظ یار استعمال کروں تو فوں گرینا کریں گے نہیں بھیا جی کے لفظ سے آپ کو مخاطب کرنا مناسب سمجھتی ہوں۔ کچھ عجب قسم کا دن ہے ساری دنیا فول نظر آ رہی ہے۔ نہ معلوم انکی فولیت کب گل کھلائے۔ گے ہاتھوں اپنا خواب سنائے دیتی ہوں جو آج صبح صادق کے وقت دیکھا کیا دیکھتی ہوں کہ لوگ کسی جگہ جمع ہیں اور خلافت خلافت کی ہانک لگا رہے ہیں مگر کون؟ اکثر وہ جو خرابی خلافت کے باعث بنے۔ کیا معنے کہ روپیہ پیسہ جان و ایمان کو رکھا رہن۔ بس ہوئے شامل ساتھ بیگانوں کے۔ اور لوٹا گھر یگانوں کا۔ دیا موقع اغیار کو تاکہ دبائے انکے یار کو۔ تحقیق یہی ہیں نصاری اور ہاتھی کے دکھانے والے دانت۔ بھیا پنچ میں بیچاری مجبور۔ بیچارہ دیواری شور و شغب سے دور بھاگنے والی بھلا ایسی کاؤں کاؤں اور عف عف سننے کو کیسے ٹھہری رہتی۔ بھاگی اور ہانپتے اٹھائے ہوئے پہنچی ایک خدا رسیدہ ریش سفید بزرگ کی خدمت میں اور پڑی انکے قدموں پر تاڑ گئے وہ میری درخواست۔ قبل اسکے کہ کہوں کچھ میں ظاہر انہیں فرمایا کہ ہوگا خلیفہ امیر کابل جو دے سکے امداد چاروں طرف اپنے مسلم بھائیوں کو اور دے سکے امداد چاروں طرف سے یا کرو خلیفہ غدار کو کہ جب مان لے وہ آشنا ترکوں کا اور ہو جائے دخل اسلام کا اوپر جزیرۃ العرب پھر لڑائی جھگڑائی اینڈ مارکٹائی کے پھر کہنے جب مبلغ ایک سال ٹرکر و مل کرائے مسلمانوں خلیفہ مبلغ ایک قابل اعتماد کو۔ اور مارو گردن غداروں کی۔ جیسے چڑھ گئی موٹر دو پہیا ایک دوازدہ سالہ آفریدی کے بیچ راستہ پشاور و کوہاٹ کے یا بن گئی مبلغ ایک ہندو زن درمیان شہر مل علاقہ تھیں سنکو مسلمان آتی اور لگائی ہے کہ "اقلیم قحط زدہ روان باشد" یا ایک نعمان خان کا تحفہ جو ملا سرور باعظمی سے اُنکے ہم نام کو۔ تو لے لیا واپس چپ چپاتے دوسرے دن اس سے تو ممکن ہے کہ غلطی سے جو بنایا گیا مجھے اماں۔ ہماری بلا سے کبھی اتنا۔ تاکہ کارآمد ہو سکوں پبلک اینڈ گورنمنٹ کے۔ بھیا پنچ بہادر کہنے کو تو بہتیری باتیں ہیں اور وقت کے بجائے وہ کو بلکہ سوتے کی جگہ جاگتے ہوئے بھی خواب دیکھا کرتی ہوں۔ مگر پرتیچ اوڑھے نامحرم سے باتیں کرتے ذرا جھجکتی ہوں۔ بس معاف رکھئے اگر خوشی مجھے دا سو کہ در گفتن نمی آید۔ بیکار بند رہوں جب تک کہ پنجاب کمیٹی مجھے وہاں سے ابا نہیں بناتی۔ اب ناک پر انگلی رکھ کے آداب بجا لاتی ہوں کہ کوئی مردوا دیکھ نہ لے۔ اور کہیں میرے بد گمان سرتاج سے کچھ اور نہ لگا دے بجائے کم بختی سے میرا سرتاج کچھ ایسا سادہ لوح واقع ہوا ہے کہ اعتبار تو اُسکے فطرت ہی میں نہیں اور اپنے قدرت کی خیر منانے میں اس درجہ محو ہے کہ نیک و بد۔ عقیدہ و غیر عقیدہ کی تمیز سے سروکار نہیں اور الناس علی دین ملوکہم کے مطابق یہ بڑھیا کے ذہنیات بھی مذکورہ مصدر سے متاثر ہوئے جاتے ہیں۔

آپ کی مسٹر سرحد بیگم از پشاور

مولانا پنچ کی نوٹ بک

"پتلی گردن"

کوئی انیتر پتلی گردن والا ہم نہیں ہوتا خود کشتہ کا ... لا ہو مگر اسکی گردن ناپنا آسان نہیں ہوتا کیونکہ سوار ہونے والے جلد باز پتلی گردن کے نصیب میں جو انیتر ٹیکس عائد کر دیا جاتا اور گردن پتلا کے لئے نہ دکھاتے ہماری کونسل کو خدا سلامت رکھے موٹر سواروں کی اسمیں کمی نہیں ہے جسکو دیکھئے موٹی گردن والا ہوا کے گھوڑے پر سوار ہے مگر شیطانی چرخا ٹیکس کے بارے بال بال بچ گیا آئی گئی کچہری دوڑنے والوں کے سر ہو گئی جو اب تو سال بھر کے واسطے منظور ہو چکا وہ عاشق کا دم ہو گیا نہ چھاتو سے بچھڑتا ہے نہ صابوں سے

ہے جم گیا خون کف قاتل میں مرا میرے بس
اُن نے رو رو دیا کل ہاتھ کو دھو دھو کر

نتیجے انشا صاحب کی شرح جو سال گزشتہ منظور ہو گئی تنگ نشانہ تھی نہ کھلی۔ نئی انتقہ ہندوستانیوں کا حلال مشکلات صرف ٹیکس ہی بانی کی ہوئے کی آمدنی اہل یورپ کی ہے۔ مزدوری کی آمدنی کم اور کھانے والے بازہ پر۔ تجارت دلالی زرگری کا دوسرا نام۔ صنعت سستیوں کے چکر میں بالاسم ضروریات کا نرخ چڑھا ہوا تھا۔ اتر ے اسکی جا۔ تیئر ٹیکس کے پوری پڑ نہیں سکتی جب حال یہ ہے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے دفعہ ۲ الف اور ب کا نفاذ موٹر ٹیکس پر بھی ہونا چاہئے تھا۔ مگر وہی پتلی گردن والا مسئلہ ہے۔

ہم نے سنا تھا کہ ولسن صاحب ہندوستان میں انصاف کرنے آئے ہیں تجربہ سے معلوم ہوا کہ آپ صرف برٹش انڈیا کے فوائد کی حفاظت کرنے آئے تھے وہ اگر آپ پہلے ہی سے یہ اعلان کر دیتے تو کون مردود اپنے حسابوں آپ کی مخالفت کرتا یا آپ کی طرف امیدوارانہ نظر کا ٹکٹ بڑھاتا۔ ہم ہندوستان کے اُن مردانِ نبرد آزما کی ستائش کرتے ہیں جنہوں نے آپ سے "انصاف" کا تکیہ کلام چھڑوا دیا۔ ہم آپکو آج سے "محافظ الفوائد الہندیۃ البرطانیۃ" کے معزز لقب سے یاد کریں گے۔ منظور ہے؟ الف اور ب کا خدائی منشور آپ کے اور یہ گورنروں کے ہاتھ سے نہ گرے۔

بعض ضروری امور کا اظہار

(۱) جو حضرات ایک آدھ پرچہ نمونہ کے طور پر منگاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ شاعت کی اور رنگ پرچہ اور مضمون کی قابلیت اڈیٹر کی استعداد سے اُنھیں کافی واقفیت ہو گئی اُنکی رائے اکثر صحیح نہیں ہوتی۔

ہمارا قاعدہ ہے کہ فالتو پرچہ دفتر میں بچ رہتے ہیں اُن کو نمونہ میں صرف کر ڈالتے ہیں۔ طالب نمونہ کو اس ایک پرچہ میں اپنے مفید مطلب باتیں ملیں یا نہ ملیں اسکی پروا نہیں۔ لہذا کم از کم ایک سہ ماہی کے واسطے خریدار ہو جانا نمونہ طلب کرنے سے بدرجہا بہتر ہے۔ اگر اس قلیل مدت میں ناظر کو ظرافت کے ساتھ اخلاقی علمی و ادبی فوائد محسوس ہوں اور ہر مضمون بھی اُسکے مذاق کے موافق ملجائیں تو دام وصول۔ ورنہ پنچ بھی ہزار نعمت کھائی ہو خیر شما بہ سلامت۔

(۲) نمونہ پسند آنے پر وی پی کی فرمائش خواہ مخواہ ڈاکخانہ کو سخاوت دکھانے کے مساوی ہے تے حضرت منی آرڈر بھیجے کہ ہم انتظار وصول زرقیمت سے اور آپ انتظار ورود مرواٹا پنچ کی زحمت سے بچیں اور دو آنہ کی جگہ جاآنہ بھی صرف نہ ہو۔

(۳) بعض قدردان دفتر سے ختم مدت خریداری کی اطلاع پر توجہ نہیں فرماتے جب پرچہ بند ہو جاتا ہے تو ناراض ہوتے ہیں کہ کیوں ہمارا اعتبار نہ کیا اب جتنے پرچے اس میں بھیجیں ناقص ہو گئے سب اکٹھا بھیجو تاکہ فائل ناقص نہ رہے۔ اسکی تعمیل ارشاد صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ فالتو پرچے دفتر میں موجود ہوں

(۴) جو پرچے ڈاکیوں کی نوازش سے گم ہو جائیں وہ صرف آٹھ دن کے اندر دوبارہ بھیجے جا سکتے ہیں بشرطیکہ شام کی ضرورت نہیں اطلاعی پوسٹ کارڈ بھیجے اور پرچہ منگا لیجیے۔

(۵) اگر یہ پرچہ (پنچ) ملک کے لیے آپ کی رائے میں مفید ہے تو خود خریدار ہو جانے کے علاوہ قدردانی اور نہیں ہے کیا ہی اچھا ہو احباب میں اسکی اشاعت کی انتہائی کوشش بھی فرمائیے۔ خیر الناس من ینفع الناس۔

والسلام۔

منیجر

شرائط ایجنسی

(۱) سو روپیہ نقد پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) رقم جمع شدہ کے ادا ہوتے ہی پرچہ کی روانگی موقوف کر دی جائے گی۔

(۳) پانچ پرچہ فی ہفتہ سے کم کی ایجنسی قبول نہ کیجائیگی

(۴) بحساب دو آنہ فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا اور چہارم کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا۔ علاوہ خاص حالتوں کے بچا ہوا پرچہ واپس نہ لیے جائیں گے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ

(۱) مجلدات اودھ پنچ ۱۸۷۷ء کی چند ہی جلدیں جمع ہو سکیں مشتاقین جلد طلب فرمائیں قیمت فی جلد عہ مع محصولڈاک

(۲) جلد شدہ کے علاوہ نمبرانی نمبروں میں انشا پردازی کے بہترین نمونہ موجود ہیں ظریفانہ مضامین کے مشتاقین کو فوراً طلب کرنا چاہیے فی جلد عہ علاوہ محصولڈاک

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

مشہور عالم دواخانہ معدن الادویہ کی تیار کردہ چند تیر بہدف ادویہ

حب یاقوت مقوی و ممسک

طاقت و توانائی پیدا کرنے کی نایاب دوا ہے جسکا مثل و نظیر ملنا مشکل ہے قوت مردی کے اضافہ کرنے میں بے نظیر ہے خون و جسمانی حرارت [illegible] پیدا کرتی ہے ۔ بیرونی و اندرونی [illegible] کی کثرت کو دور کرتی ہے ۔ [illegible] نا امیدوں کی امید کو بر لاتی ہے ضعف باہ کو دور کرتی ہے شباب جوانوں کی طاقت میں تیزی پیدا کرتی ہے آج تک سیکڑوں نامراد اور برسوں کے مایوس [illegible] اس سے صحت یاب ہو چکے ہیں ۔ اگر باقاعدہ طریقہ سے [illegible] تک استعمال کی جائے تو قوت [illegible] بھی خاصی ہو جاتی ہے ۔ قیمت فی بکس [illegible] خوراک مع محصول ڈاک [illegible]

طلائے مسیحی

اعصاب کی تقویت میں بے نظیر ہے کئی ہوئی طاقت کو واپس لاتا ہے جو لوگ اپنے ہاتھ سے اپنی قوت زائل کر چکے ہیں یا کسی دوسرے خلاف فطرت افعال کی وجہ سے رگیں خراب ہو گئی ہوں انکے واسطے حکم اکسیر رکھتا ہے تھوڑے عرصہ میں اپنا فائدہ دکھاتا ہے ۔ اعضا کی [illegible] اور معمولی شکایتوں میں [illegible] دکھاتا ہے اور ایسی طاقت بخشتا ہے کہ بیان سے باہر ہے ۔
فی شیشی [illegible]

ماء اللحم عنبری دو آتشہ خاص الخاص

یہ دوا [illegible] نہایت محنت اور جانفشانی سے تیار کیا گیا ہے وہ خاص [illegible] ہے جسکی ساری ہندوستان میں شہرت ہے [illegible] ہے ۔ [illegible] خاندانی طور پر تیار کیا جاتا ہے [illegible] نہایت [illegible] مشک و عنبر [illegible] قوت مردی [illegible] دور کرتا ہے ۔ [illegible] قیمت فی شیشی [illegible]

طلو[illegible] کنجشک

[illegible] مفرح [illegible] بے نظیر [illegible] ہے ۔ [illegible] قوت مردی کو دوبارہ [illegible] ایک جبیں [illegible] کا فرق [illegible] نظر آتا ہے ۔ [illegible] ممسک ہے مقوی ہے ۔ مرض [illegible] کو دور کرتی ہے ۔
قیمت فی بکس [illegible] خوراک [illegible]

ہر قسم کا طبی مشورہ دواخانہ معدن الادویہ کی مجلس اطباء سے مفت حاصل ہو سکتا ہے صرف جوابی ٹکٹ درکار ہے

فرمائش کے وقت اخبار کا ضرور حوالہ دیجئے ۔ منیجر دواخانہ معدن الادویہ کٹورہ بہشتی [illegible] لکھنؤ ۔ فہرست کلاں مفت طلب فرمائیے

علم سفینہ بنایا ہے

[illegible]

تان سین کے عہد [illegible] زمانہ حال تک جو اساتذہ فن کی [illegible] گھرانے سے نقل کی ہوئی ذخیرہ اور بوری نقشہ کتاب بنا کر [illegible] دیا ہے ۔

استاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں جو راگوں کی ذخیرہ اور بولیاں اس کتاب میں ان سے نقل کی گئی ہیں ۔ مقصد یہ کہ اگر آپ سرگم سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے اتنی کتاب میں کر دیئے گئے اسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں ۔ انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ ناز بھی آپ کو اس کتاب میں ملے گا ۔ فی الحقیقت مصنف نے ہزاروں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے حصہ دوم کی اشاعت عنقریب ہونے والی ہے اور قیمت ان خریداروں کو جو پہلے سے خریداری کی درخواست معہ دو آنہ کے [illegible] روپیہ مقرر کی جاتی ہے ۔ حصہ اول کی قیمت فی جلد ۔ محصول ڈاک ہر حال ذمہ خریدار ۔

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

معارف النغمات

یعنی

[illegible] جس کے ذریعہ سے ہر [illegible]

اور

ایک گراموفون کی طرح سروں کے محفوظ رکھنے

بلکہ

[illegible] کے قواعد سکھائے

یعنی

مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے

حصہ اول کے دو ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ آج حال موسیقی کے جزو علمی اور عملی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کا

حصہ دوم

زیر طبع ہے ۔ حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن سے علم سینہ

مستانہ المطابع پریس کٹورہ بہشتی لکھنؤ سے چھپکر باہتمام [illegible] شائع ہوا ۔